حدیثِ افتراقِ اُمت

تحقیقی مطالعہ کی روشنی میں

مولانا اُسید الحق محمد عاصم قادری

واعتصموا بحبل اللّٰہ جمیعًا ولا تفرقوا.

حدیث افتراق اُمّت

تحقیقی مطالعہ کی روشنی میں

مولانا اُسید الحق محمد عاصم قادری

ناشر

تاج الفحول اکیڈمی بدایوں شریف

سلسلۂ مطبوعات (۳۰)

☆ کتاب	:	حدیث افتراق امت تحقیقی مطالعہ کی روشنی میں
☆ تصنیف	:	مولانا اسید الحق محمد عاصم قادری
☆ اشاعت باراول	:	ذی قعدہ ۱۴۲۹ھ/نومبر ۲۰۰۸ء
☆ تعداد	:	گیارہ سو (۱۱۰۰)
☆ کمپوزنگ	:	عثمانیہ کمپیوٹرز مدرسہ قادریہ بدایوں
☆ ناشر	:	تاج الفحول اکیڈمی بدایوں
☆ تقسیم کار	:	مکتبہ جام نور، ۴۲۲ مٹیا محل جامع مسجد دہلی
☆ قیمت	:	

مصنف سے رابطے کے لئے

MAULANA USAID UL HAQ QADRI

Madrsa Alia Qadria, Maulvi Mohalla,
Budaun-243601 (U.P.) India
Phone : 0091-9358563720
E-Mail : qadriusaid@yahoo.com
usaid.qadri@gmail.com

مؤلف ایک نظر میں

نام: اسید الحق محمد عاصم قادری

پیدائش: مولوی محلّہ بدایوں (یوپی)، ۲۳؍ربیع الثانی ۱۳۹۵ھ/ ۶؍مئی ۱۹۷۵ء

والدگرامی: حضرت شیخ عبد الحمید محمد سالم قادری

جدمحترم: حضرت مولانا عبد القدیر قادری بدایونی ابن تاج الفحول مولانا عبد القادر قادری بدایونی ابن مولانا شاہ فضل رسول قادری بدایونی

تعلیم: (۱) حفظ قرآن

(۲) فاضل درس نظامی

(۳) فاضل دینیات الہ آباد بورڈ، اتر پردیش

(۴) فاضل ادب عربی الہ آباد بورڈ، اتر پردیش

(۵) الاجازۃ العالیۃ، شعبۂ تفسیر وعلوم قرآن، جامعۃ الازہر الشریف مصر

(۶) تخصص فی الافتاء، دارالافتاء المصریۃ قاہرہ مصر

(۷) ایم۔اے۔علوم اسلامیہ، جامعہ ملیہ اسلامیہ، دہلی

مشغلہ: تدریس، تبلیغ، تحقیق، تصنیف

خادم التدریس مدرسہ عالیہ قادریہ بدایوں

ڈائرکٹر الازھر انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک اسٹڈیز بدایوں

بانی رکن دی نیو ایج میڈیا اینڈ ریسرچ سینٹر دہلی

سب کو اپنی امت میں شامل فرمایا ہے۔

امام بیہقی نے امام خطابی کا قول بغیر کسی نقد و جرح کے نقل کر کے اس کو باقی رکھا ہے اس بات سے یہ نتیجہ نکالنے کی گنجائش ہے کہ امام بیہقی کو خطابی کی اس رائے سے اتفاق ہے۔

شیخ عبدالحق محدث دھلوی کی رائے :-

محقق علی الاطلاق حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے بھی یہی موقف اختیار فرمایا ہے ،آپ اپنی مشہور کتاب ''شرح سفر السعادۃ'' میں حدیث افتراق امت کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

مراد بدخول نار ونجات ازاں بجہت عقیدہ است نہ عمل والا دخول فرقۂ ناجیہ در نار بجزائے عمل نیز جائز است ،ایں فرق ہمہ اہل قبلہ اند، وتکفیر آنہا مذہب اہل سنت و جماعت نہ، اگر چہ کفر بر آنہا لازم آمد (۴۳)

ان فرقوں کے جہنم میں داخل ہونے اور اس سے نجات حاصل ہونے سے مراد یہ ہے کہ یہ دخول عقیدے کے سبب ہوگا عمل کے سبب نہیں، ورنہ عمل کی جزاء کے طور پر فرقۂ ناجیہ کا بھی جہنم میں داخل ہونا جائز ہے، یہ تمام فرقے اہل قبلہ ہیں، مذہب اہل سنت پر ان کی تکفیر نہیں کی جائیگی، اگر چہ ان پر لزومِ کفر ہوگا۔

مجدد الف ثانی کی رائے :-

امام ربانی مجدد الف ثانی نے بھی مکتوبات میں یہی موقف اختیار کیا ہے ،ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں:-

باید دانست کہ مراد از قول آں سرور علیہ وعلی آلہ الصلاۃ والسلام کہ در حدیث تفریق ایں امت بہفتاد و دو فرقہ واقع شدہ است کلھم فی النار الا واحدۃ دخول شان است در نار ومکث شان است در عذاب آں نہ خلود در نار ودوام در عذاب آں کہ منافی ایمان ست ومخصوص بکفار

است (۷۴)

جاننا چاہیے کہ سرور عالم ﷺ کے ارشاد مبارک **کلھم فی النار الاواحدۃ** جو حدیث افتراق امت میں وارد ہوا ہے سے مراد ان کا جہنم میں داخل ہونا اور عذاب میں کچھ وقت گزارنا ہے، نہ کہ (مراد یہ ہے کہ) **خلود فی النار** اور عذاب میں ہمیشہ ہمیش رہنا جو کہ ایمان کے منافی ہے اور کفار کے ساتھ مخصوص ہے۔

کچھ آگے چل کر امام ربانی مجدد الف ثانی فرماتے ہیں:-

وچوں ایں فرقہ مبتدع اہل قبلہ اند در تکفیر آنہا جرأت نباید نمود تا زمانیکہ انکار ضروریات دینیہ نمایند و رد متواترات احکام شرعیہ کنند و قبول **ماعلم مجیئہ من الدین بالضرورۃ** نکنند، علما فرمودند اگر نود ونہ وجہ کفر دائر شود و یک وجہ اسلام یافتہ شود تصحیح ایں وجہ باید نمود و حکم بکفر نباید کرد (۷۵)

چونکہ یہ گمراہ فرقے اہل قبلہ ہیں (لہٰذا) ان کی تکفیر کرنے میں جرأت نہیں کرنا چاہیے، تاوقتیکہ ضروریات دین کا انکار کریں، متواتر احکام شرعیہ کو رد کریں اور ضروریات دین کو قبول نہ کریں۔ علماء نے فرمایا ہے کہ اگر ننانوے پہلو کفر کے ہوں اور ایک پہلو اسلام کا ہو تو اسلام والے پہلو کو صحیح ماننا چاہیے اور کفر کا حکم نہ لگانا چاہیے۔

محقق دوانی کی رائے:-

ملا جلال الدین محقق دوانی نے بھی یہاں "کلھا فی النار" سے "دخول فی النار" مراد لینے کو ترجیح دی ہے، فرماتے ہیں:-

کلھا فی النار من حیث الاعتقاد فلا یرد انہ لو ارید الخلود فیھا فھو خلاف الاجماع فان المؤمنین لا یخلدون فی

النار وان اريد به مجرد الدخول فيها فهو مشترک بين الفرق اذما من فرقة الاو بعضهم عصاة(۷۶)

وہ سب دوزخی ہیں یعنی عقیدہ کے اعتبار سے پس یہ اعتراض وارد نہیں ہوتا کہ اگر یہاں "خلود فی النار" مرادلیا جائے تو یہ خلاف اجماع ہے اس لیے کہ مومنین ہمیشہ دوزخ میں نہیں رہیں گے اور اگر اس سے صرف "دخول فی النار" مرادلیا جائے تو یہ تمام فرقوں میں مشترک ہے اس لیے کہ ہر فرقہ میں کچھ نہ کچھ گناہگار ضرور ہوں گے۔

اس عبارت کی تشریح کرتے ہوئے حاشیہ نگار مولانا عبدالحلیم فرنگی محلی فرماتے ہیں:-

وجه عدم الورود انا نختار الشق الثانی أی مجرد الدخول فی النار ولکن لا نسلم انه مشترک بین الفرق فان دخول الفرق الهالکة فی النار من حیث الاعتقاد و افراد الفرقة الناجیة و ان تدخل فی النار لکنهم لا یدخلون من حیث الاعتقاد بل ان دخلوا فمن حیث العمل (۷۷)

اعتراض وارد نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ ہم دوسری شق کو اختیار کرتے ہیں یعنی "دخول فی النار" کو، لیکن یہ تسلیم نہیں کرتے کہ یہ تمام فرقوں کے درمیان مشترک ہے، اس لیے کہ ہلاک ہونے والے فرقوں کا "دخول فی النار" ان کے عقائد کے اعتبار سے ہے اور فرقہ ناجیہ کے افراد اگرچہ دوزخ میں داخل ہوں گے مگر وہ اپنے عقائد کی وجہ سے داخل نہیں ہوں گے بلکہ اگر داخل ہوں گے تو اپنے عمل کے اعتبار سے داخل ہوں گے۔

شاہ عبدالعزیز محدث دھلوی کی رائے:-

محقق دوانی نے ''من حیث الاعتقاد'' کی قید لگا کر جس اعتراض کا جواب دیا ہے یہ بہت مشہوراعتراض ہے،حدیث افتراق امت پر یہ اعتراض شروع سے ہوتا آیا ہےاور علماء نے اس کے متعدد جوابات دیئے ہیں۔کسی نے شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی سے بھی یہی سوال کیا تھا:-

سوال:قال النبی صلی الله علیه وسلم ستفترق امتی ثلثه و سبعین فرقة کلهم فی النار الا واحدة مراداز بودن جمیع فرقه ہا درنار اگر خلود نار است فہذا مخالف للنص والا حادیث القطعیه زیرا که ہیچ فرقه نیست ازفرق اسلامیه که درنار ہمیشه ماندو اگر مراد خلود نیست بلکه چند مدت فمسلم لیکن بریں تقدیر لازم می آید که ازفرقه ناجیه کسے در نار نباشد حال آنکه احادیث قطعیه وارد است که فساق مومنین را چند مدت دخول نار خواہد شد(۷۸)

سوال- نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری امت ۷۳ فرقوں میں تقسیم ہوجائے گی وہ سب کے سب جہنمی ہوں گے سوائے ایک کے۔ اگران تمام فرقوں کے جہنمی ہونے سے مراد خلود فی النار ہےتو یہ نص اور احادیث قطعیہ کے خلاف ہے کیونکہ اسلامی فرقوں میں کوئی فرقہ ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں نہیں رہے گا اور اگر خلود فی النار مرادنہیں ہے بلکہ کچھ مدت کے لئے ان کا جہنم میں داخل ہونا مراد ہےتو یہ مسلم ہے مگر اس تقدیر پر لازم آئے گا کہ فرقہ ناجیہ میں سے کوئی فرد بھی جہنم میں داخل نہ ہو حالانکہ احادیث قطعیہ وارد ہیں کہ مومنین فاسقین کو کچھ مدت کے لئے جہنم میں داخل کیا جائے گا۔

اس سوال کے جواب میں شاہ صاحب فرماتے ہیں:-

ایں شبہ شبہ قدیمہ است وعلماء پنج شش جواب ازیں شبہ نوشتہ اند کہ
درشرح عقائد ملا جلال وحواشی آں مذکور ومسطور اند ومنتخب اجوبہ مذکورہ
سہ جواب است، جواب اول کہ ارجح واقویٰ ست جواب محقق دوانی
است کہ باختیار شق ثانی جواب دادہ اند حاصلش آنکہ مراد دخول
است لیکن دخول من حیث الاعتقاد فرقہ ناجیہ را اصلاً از جہت اعتقاد
دخول نار نخواہد شد، اگر چہ از جہت تقصیرات عمل در نار داخل شوند (۷۹)

یہ ایک قدیم شبہ ہے علماء نے اس کے پانچ چھ جوابات لکھے ہیں جو
شرح عقائد ملا جلال اور اس کے حواشی میں مذکور ہیں۔ ان جوابات
میں سے تین جواب منتخب ہیں، پہلا جواب جو سب سے زیادہ راجح
اور قوی ہے وہ محقق دوانی کا جواب ہے، جو انھوں نے شق ثانی کو
اختیار کر کے دیا ہے محقق دوانی کے جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ یہاں
(خلود نہیں بلکہ) صرف دخول فی النار مراد ہے لیکن یہ دخول اعتقاد
کے اعتبار سے ہے اور فرقہ ناجیہ کو عقائد کے اعتبار سے دوزخ میں
داخل نہیں کیا جائیگا اگر چہ عمل میں کوتاہی کی وجہ سے دوزخ میں ڈالے
جائیں گے۔

محقق دوانی کے اس جواب پر ایک شبہ یہ وارد ہوتا ہے کہ "کلھا فی النار" میں "من حیث الاعتقاد" کو پوشیدہ ماننے کے لئے کوئی قرینہ موجود نہیں ہے اور بغیر قرینہ کے عبارت میں کچھ پوشیدہ ماننا جائز نہیں۔ اس شبہ کے جواب میں شاہ صاحب نے چار قرینوں کا ذکر کیا ہے جو یہاں "من حیث الاعتقاد" کو پوشیدہ ماننے پر قائم ہیں۔

اس کے بعد اصل اعتراض کا دوسرا جواب نقل کیا ہے جس کے بارے میں فرماتے ہیں کہ یہ جواب حجۃ الاسلام امام غزالی کا مختار ہے اور محققین محدثین نے اس کو پسند کیا ہے۔ پھر تیسرا جواب نقل کرتے ہیں مگر یہ دراصل محقق دوانی کے جواب کی طرف راجع ہے۔ پھر

فرماتے ہیں:-

بہترین اجوبہ جواب دیگر است کہ در کتب و حواشی مسطور نیست و موافق استعمال قدیم عرب است و در احادیث شاہد استعمال ایں نیز موجود است خلاصہ اش آنکہ کلها فی النار عبارت از بطلان است میگویند فلاں چیز فی النار است یعنی باطل است چنانچہ در حدیث صحیح وارد شدہ کہ الهذاء فی النار یعنی زبان درازی باطل است (۸۰)

ان جوابوں میں بہترین جواب ایک دوسرا جواب ہے جو کتب وحواشی میں نہیں لکھا ہے اور یہ قدیم عرب کے استعمال کے موافق ہے نیز احادیث میں اس کا شاہد بھی موجود ہے، جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ کلها فی النار سے (نہ خلود مراد ہے نہ دخول بلکہ) بطلان مراد ہے (یعنی سب کے سب فرقے باطل ہیں سوائے ایک کے) کہا جاتا ہے کہ فلاں چیز جہنم میں ہے یعنی باطل ہے، چنانچہ حدیث صحیح میں وارد ہوا ہے کہ الهذاء فی النار یعنی زبان درازی باطل ہے''۔

لیکن گفتگو کے اختتام پر شاہ صاحب ارشاد فرماتے ہیں کہ:-

درصدر کلام اشارہ نمودیم کہ جواب اول ہمان است ارجح واقویٰ (۸۱)

ہم نے آغاز کلام میں اشارہ کیا تھا کہ پہلا جواب ہی ارجح واقویٰ ہے۔

شاہ صاحب کی اس پوری بحث کا نتیجہ یہی نکلا کہ ان کے نزدیک کلها فی النار میں خلود فی النار نہیں بلکہ دخول فی النار ہی ارجح واقویٰ ہے۔

علماء فرنگی محل کی رائے:-

حل المعاقد کے حوالے سے حضرت مولانا عبدالحلیم فرنگی محلی کا موقف گزشتہ صفحات میں گزرا، مولانا عبدالحلیم فرنگی محلی کی طرح دوسرے علماء فرنگی محل نے بھی اس حدیث میں ''فی

النار" سے خلود فی النار نہیں بلکہ دخول فی النار مراد ہونے کو ترجیح دی ہے، اور ان ۷۲ فرقوں کو کافر نہیں صرف گمراہ قرار دیا ہے، مولانا عبدالحی بن مولانا عبدالرب لکھنوی سے کسی نے استفتاء کیا کہ:-

کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرح متین اس مسئلہ میں کہ جو حضرت رسول مقبول ﷺ نے فرمایا تھا کہ بعد میرے امت میری کے تہتر فرقے ہوجائیں گے ایک ناجی اور سب ناری ہونگے آیا ناری سے مراد کفار ہیں یا مسلمان فاسقان کہ بسبب عصیاں کے دوزخی ہوجائیں گے، بعضے کہتے ہیں کہ سب اہل ہوا کافر ہیں ایک فرقہ مسلمان ہے جس کو اہل سنت وجماعت کہتے ہیں۔

جواب میں آپ تحریر فرماتے ہیں:-

کتابوں عقائد اور فقہ میں اس طرح لکھا ہے کہ بہتّر فرقے جو اہلِ ہوا ہیں ایک بھی کافر نہیں ہے (۸۲)

اس فتوے کی تصدیق کرتے ہوئے مولانا محمد نعیم فرنگی محلی فرماتے ہیں:-

فی الواقع حدیث افتراق امت میں ناری سے مراد مسلمین فاسقین ہیں کہ شامت عصیاں سے دوزخ میں جاویں گے (۸۳)

یہاں جملہ معترضہ کے طور پر ملا علی قاری کا ایک دلچسپ جملہ بھی ملاحظہ فرماتے چلیں، آپ شرح فقہ اکبر میں فرماتے ہیں:-

فمن عیوب اهل البدعة انه یکفر بعضهم بعضاً ومن ممادح اهل السنة انه یخطؤن ولا یکفرون. (۸۴)

اہل بدعت کا عیب یہ ہے کہ وہ ایک دوسرے کو کافر کہتے ہیں، اور اہل سنت کی خوبی یہ ہے کہ وہ خاطی کہتے ہیں کافر نہیں کہتے۔